SHNAKHAT

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

# Golen age of Urdu Praise

## اردو نعت گوئی کا عہد زریں

## ( حالی سے اقبال تک)

ثمینہ ناز

ڈاکٹر اقصیٰ نسیم

وزیٹنگ لیکچرار، گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونی ورسٹی بہاول پور

سندھو اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ صادق کالج ویمن یونی ورسٹی بہاول پور

**Abstract**

After the War of Independence in 1857, life took a new turn. The (apparent) failure in the struggle for freedom proved to be the precursor of a revolution. This revolution appeared in the form of a new feeling and its universality spread throughout the academic and literary world. We can call this era the era of simplicity and reality. Now, artifice and complexity were avoided in poetry and literature. In fact, Urdu literature became rich with such poems whose themes are historical, political, moral and It was from real life. Under the influence of this atmosphere, Naatiya literature of this period created a different path from the past. Now Naatiya poetry was not limited only to the world of emotional.It started to be presented as realty. Maulana Altaf Hussain Hali,Allama Shibli Noumani, Moulana Ismail Merthi, Hafeez Jalandhri ,Mohsin kakorvi, Moulana Zafar Ali Khan and Allama Muhmmad Iqbal was the important poet of the Naat period.

**Key words:**

Devotion, Praise, Naat, state of faith، Natiya literature، imagination ،reality

ء کی جنگ آزادی کے بعد زندگی نے ایک نئی کروٹ لی۔ آزادی کی جدوجہد میں (بظاہر) ناکامی ایک انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ یہ انقلاب ایک نئے احساس کی صورت 1857 میں نمودار ہوااوراس کی ہمہ گیری نے علمی وادبی دنیا کو گھیر لیا۔اس دور کو ہم سادگی اور حقیقت کا دور کہہ سکتے ہیں۔اب شعر وادب میں تصنع اور تکلف سے پرہیز کیا جانے لگا ۔چناچہ اب ایسی نظموں سے اردو ادب مالامال ہو گیا جن کے موضوعات تاریخی، سیاسی، اخلاقی اور حقیقی زندگی سے تھے۔اسی فضا کے زیر اثر اس دور کے نعتیہ ادب نے ماضی سے الگ راہ پیدا کی۔اب نعتیہ شاعری صرف جزباتی دنیا تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ حضور انور کے وصف، سیرت پاک اور ان کی زندگی کو اسوہ حسنہ بنا کر پیش کیا جانے لگا۔اسی دور کے اہم شاعر مولانا الطاف حسین حالی تھے۔

الطاف حسین حالی 1837ء میں پانی پت پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی۔ مرزا غالب سے انہیں شناسائی رہی ابتدائی کلام انہین سنایا کرتے تھے۔بعد ازاں اس دور کے اہم شاعر مصطفٰی خان شیفتہ سے بھی وابستہ رہے، الطاف حسین حالی نے سرسید کی فرمائش پر "مدو جزر اسلام" لکھی۔ان کی مشہور کتابیں" حیات سعدی" " حیات جاوید" " یادگار غالب" اور" مقدمہ شعر وشاعری" ہیں۔ان کا انتقال 1914ء میں ہوا۔دیوان حالی میں پہلا قصیدہ نعتیہ ہے۔

بنے ہیں مدحت سلطان دو جہاں کے لیے
سخن زباں کے لیے زباں وہاں کے لیے

(1)

SHNAKHAT
(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

حالی نے بجائے ظاہری محاسن کے داخلی اوصاف کو نعتیہ شاعری میں جگہ دی۔یہی وجہ ہے کہ وہ دینی ممدوحوں کی طرف رجوع ہوئے تو صرف حقیقت نگاری کو موضوع بنایا۔" گیاہے۔ مسدس حالی" 1878ءمیں لکھی گئی۔یہ ایک طویل نظم ہے۔اس نظم میں مسلمانوں کے عروج وزوال کانشہ کھنچا
اس کا مقصد یہ تھا کہ برصغیر کے مسلمانوں کو ان کا شاندار ماضی دکھا کر ان کے موجودہ زوال کی نشاندہی کی جائے۔" مسدس حالی" دو حصوں پر مشتمل ہے۔پہلا حصہ ان مضامین پر مشتمل ہے جو براہ راست حضورؐ کی مدح تو نہیں کرتے لیکن نعت کے ذیلی موضوعات سے ربط رکھتے ہیں۔دوسرا حصہ براہ راست حضورؐ کی مدحت ثنائی پر ہے مسدس کا یہ حصہ اردو نعت کے کے عصر جدید کا آغاز ہے۔یہ چند بند نہ صرف سادہ بیانی کا شاہکار ہیں بلکہ مطالعہ نعت رکھنے والوں کے لیے ایک عظیم شغف ہیں۔مسدس اس لیے ہر دور میں مقبول رہی ہے اس مقبولیت کی ایک وجہ سادگی و پرکاری ہے۔مولانا سلیمان ندوی بیان کرتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ کوئی صاف شفاف نہر کسی ہموار ترائی "
میں آہستگی سے بہتی چلی جارہی ہے نہ کہیں رکاوٹ ہے
نہ لفظ میں گرانی ہے،نہ قافیہ کی تنگی ہے،زبان میں گھلاوٹ،
بیان میں حلاوت لفظوں میں فصاحت اور ترکیبوں میں لطافت،
"ہے۔ہمارہ زبان میں یہ سہل ممتنوع کی اہم مثال ہے۔

(2)

حالی نے بہترین سادہ اسلوب وبیان سے " مسدس حالی" کی تخلیق کی یہی وجہ ہے کہ دلنشیں پیرائیہ ایمانی کیفیت کو مزید تقویت دیات ہے۔''مسدس حالی" کا ہر مصرع خلوص ،محبت،درد،تڑپ،اور جذبہ شوق میں ڈوبا ہوا ہے۔

وہ لحظہ لحظہ تفقد وہ دمبدم الطاف
رضائے خاطر یاران جانفشاں کے لئے
وہ گونہ گونہ مدارت وہ بات بات میں مہر
کشاکش گرہ کین دشمناں کے لیے

(3)

حالی کے نعتیہ اشعار ہر قسم کے تکلفات سے پاک ہیں ان میں نہ تو فکر وخیال کی جدت پہ زور دیا گیا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا مبالغہ ہے نہ ہی غیر ضروری معنی آفرینی ہے نہ لفظوں کی شعبدہ بازی اور نہ ہی حالی نے بے جا شکوہ کیا ہے نہ ہی تخیل کی بے جا اڑان ملتی ہے۔حالی نے جو کچھ کہنا چاہا ہے عام سادہ الفاظ میں بے ساختہ کہا ہے۔ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مولانا حالی نے جس دردمندی اور خلوص نیت کے ساتھ "
اسلامی قدروں کو اپنے فکر وفن کا محور بنایا ہے۔اردو کے بہت کم شاعروں
نے بنایا۔پرانی غزلوں کو چھوڑ کر ان کی شاعری کا شاید ہی کوئی جز ہو جس
میں آنحضرتؐ کی سیرت اور پیغام کا عکس صاف نظر نہ آتا ہو۔نعت کے
موضوع پر براہ راست انہوں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ان کا مجموعہ کلام

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

"کلیات نظم حالی" مجلس ترقی ادب اردو لاہور سے شائع ہوا۔"

(4)

ملکی آشوب اور مسائل پر حالی اس طرح حضورؐ کی خدمت میں عرض پیش کرتے ہیں کہ

ہے تیرا پایہ فہم سے برتر
ہے تیرا نام عرش پر مسطور

(5)

حالی کے بعد مولانا شبلی نعمانی نے بھی اس صنف میں طبع آزمائی کی۔ شبلی نے نعتیہ نظمیں 1908ء سے 1914ء کے درمیان لکھیں۔ تاہم ان کا کوئی نعتیہ مجموعہ سامنے نہیں آیا اور یہ سلسلہ صرف چند نظموں تک رہا۔

ہاں مدینے میں ہوا غل کہ حضورؐ آتے ہیں
راہ میں آنکھ بچھانے لگے ارباب نظر
لڑکیاں گانے لگیں ذوق میں آکر اشعار
نغمہ ہائے طلع البدر سے گونج اٹھے گھر

(6)

شہنشاہ کونین کے استقبال کے لیے اللہ والے کس طرح دل وجان سے استقبال کرتے ہیں ان مضطرب کیفیات کو شبلی نے بہترین الفاظ کا جامہ پہنا کر بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید لکھتے ہیں۔

شبلی کا یہ انداز نعت نہ صرف تمثیلی صفات کا حامل ہے بلکہ "
حسن تاثیر میں بھی موثر ہے۔ ان کی نعت میں اخلاص کی لو ہے۔
"بحثیت مجموعی ان کا انداز اصلاحی اور مقصدی ہے۔

(7)

نہ صرف سیرت نگاری کے اثرات لیے ہوئے ہے بلکہ انہوں نے نعت کا جو اسلوب اختیار کیا وہ رنگ تغزل کی بجائے حقیقت بیانی سے عبارت ہے۔

ڈاکٹر سید رفیع الدین لکھتے ہیں۔

شیر کی جان اگر اثر ہے تو ہم شبلی کے اشعار کو جاندار کہے بغیر نہیں رہ سکتے
بیان میں نہ تو لفظی رعایت نہ کوئی ایسی صنعائی کے مطلب سمجھنے میں دماغ
کے الجھاؤ کا سامنا ہو۔ بیان سادہ مگر دل نشیں ہے جو اپنے جوش اور
"قوت میں بڑا سامان رکھتا ہے۔

(8)

مولانا اسماعیل میرٹھی کے کلام میں خصوصیت کے ساتھ نعت کے عنوان موجود نہیں ہیں لیکن پھر بھی ان کی نظموں میں یاد رسول کی جھلک پائی جاتی ہے۔

خاتم انبیاء محمد ﷺ ہے

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

جس کا احسان ہم پہ بے حد ہے۔

اس نے حکم خدا کیا تلقین

تھا وہ اللہ کا رسول امین

(9)

لطف و بیان کے ساتھ اظہار مدعا ان کی شاعری کی دین ہے۔ اسماعیل میرٹھی انجمن پنجاب کے مشاعروں میں ایسی کئی نظمیں پڑھتے رہے ہیں جو نعت کی خوبیوں سے مالا مال ہیں۔
نظم طباطبائی جدید اردو شاعری میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ "مجموعہ نظم" ان کے نعتیہ قصیدوں کی تعداد 7 ہے۔

نہ ہوتے معجزے گر تو کیا شک تھا رسالت کا

شریعت تیری ہے فطری نبوت تیری آبائی

(10)

نظم طباطبائی کا بیان منتطقی، دل نشیں اور خلوص میں ڈوبا ہوا ہے وصف نبی ﷺ کا مضمون قرآن اور حدیث کی ترجمانی کرتا ہے۔ جو شاعر کی معلومات کی وسعت پر شاہد ہے۔
محسن کاکوروی کے قصائد نعتیہ خصوصیات کے حامل ہیں۔ نعت میں ہندوستانی رنگ پیدا کرنے کے لئے اکثر شعراء نے کوشش کی ہے۔ محسن کاکوروی نے بھی اپنے نعتیہ قصائد میں ہندوستانی عنصر کو شامل کیا ہے۔ انہوں نے کنول، گنگا، ہریل، کشن، وغیرہ تشبیہات کا استعمال کر کے ہندوستانی فضاء قائم کر دی ہے۔
حفیظ جالندھری اردو کے ممتاز ترین شاعروں میں سے ہیں۔ نعت کے موضوع سے متعلق ان کا سب سے اہم کارنامہ "شاہنامہ اسلام" ہے۔ شاہنامہ اسلام کی پہلی جلد 1929ء میں شائع ہوئی۔ جس میں انحضرت ﷺ کی پیدائش سے قبل حالات اور ہجرت نبوی تک کے حالات شامل ہیں۔ دوسری جلد 1933ء میں شائع ہوئی یہ معرکہ بدر سے معرکہ عہد کی تیاریوں تک ہے۔ تیسری جلد 1939ء میں شائع ہوئی جس میں معرکہ عہد کے واقعات سے لے کر نتائج کی تفصیل ہے۔ چوتھی جلد 1947ء میں شائع ہوئی جس میں احد کے شہیدوں کا ذکر اور جنگ احزاب کے واقعات شامل ہیں۔

یہ کس کی جستجو میں مہر عالم تاب پھرتا تھا

ازل کے روز سے بے تاب تھا بے خواب پھرتا تھا

یہ کس کی آرزو میں چاند نے سختی سہی برسوں

زمیں پر چاندنی برباد و آوارہ رہی برسوں

11)

حفیظ جالندھری نے اپنی شاہکار مثنوی "شاہنامہ اسلام" لکھ کر دنیائے علم و ادب سے خراج تحسین حاصل کیا یہ وہ زندہ کارنامہ ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔
مولانا ظفر علی خان کی شاعری میں زندگی کے سارے اثرات پائے جاتے ہیں جن میں مذہبی رنگ سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔
ان کی نعت گوئی کے متعلق شورش کشمیری کا خیال ہے۔

مولانا ظفر علی خان کے نعتیہ کلام کی خصوصیت یہ ہے کہ دوسرے شعراء
کی طرح غلو سے کام نہیں لیتے بلکہ حضور ﷺ کی سیرت کا نقشہ اور ان
کے محاسن کی تصویر اس کمال سے کھینچتے ہیں کہ انکھوں کے سامنے سیرت

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

نبی چلتی پھرتی نظر آتی ہے چنانچہ خواجہ حسن نظامی نے" قلمی چہرے" میں
"لکھا تھا کہ قیامت کے دن اپنی نعتوں کے باعث بخشے جائیں گے۔

(12)

مجھ کو رسول اللہ کی الفت لطف خدا سے مل گئی
اے دل ناداں اس سے زیادہ تجھ کو ہو کس دولت کا حصول

(13)

علامہ محمد اقبال نے اگرچہ اردو نعت بہت کم لکھی ہے ان کا نعتیہ کلام فارسی میں زیادہ پایا جاتا ہے تاہم" بانگ درا" کی نظموں میں ہجازی لے اور ہجازی مے پائی جاتی ہے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

(14)

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق اقبال کی نعت گوئی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"کلام اقبال کا بیشتر حصہ عشق رسولؐ کی تجلیوں کا مظہر ہے۔
"انہوں نے نعتیہ شاعری کو تکنیکی طور پر ندرت بخشی ہے۔

اقبال ایک منفرد نعت گو ہیں ان کی شاعری میں عشق رسول ﷺ اور اسوہ حسنہ سے جذباتی وابستگی نظر آتی ہے۔اردو کی نعتیہ شاعری میں عہد زریں کے تمام شعرا نے منفرد کردار ادا کیا ہے۔ان کے نعتیہ کارناموں کو سراہے بغیر اردو ادب کی تاریخ ادھوری ہے۔

حوالہ جات

۔کلیات حالی، مقدمہ از افتخار احمد صدیقی،، جلد اول، مطبوعہ مجلس ترقی ادب( لاہور)،1968ء ص111
۔الطاف حسین حالی،" مسدس حالی" حالی پبلشنگ ہاؤس(دہلی)،1935ء ص246
۔۔کلیات حالی، مقدمہ از افتخار احمد صدیقی، جلد دوم مطبوعہ مجلس ترقی ادب( لاہور)،1968ء ص366
۔فرمان فتح پوری، ڈاکٹر،" اردو کی نعتیہ شاعری" مطبوعہ آئینہ ادب( لاہور)،1974ء ص471
۔۔کلیات حالی، مقدمہ از افتخار احمد صدیقی، جلد دوم، مطبوعہ مجلس ترقی ادب( لاہور)،1968ء ص5196
۔کلیات شبلی، از شبلی نعمانی، مرتبہ سید سلیمان ندوی، دار المصنفین اکیڈمی(اعظم گڑھ)،1936ء ص670
ریاض مجید، ڈاکٹر،" اردو میں نعت گوئی" جامعہ ہمدرد(دہلی)،1990ء ص408-7
۔رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر،" اردو میں نعتیہ شاعری" اردو اکیڈمی سندھ(کراچی)،1976ء ص8379
۔کلیات اسماعیل میرٹھی، از مولانا اسماعیل میرٹھی، مرتبہ محمد اسلم سیفی، مطبوعہ(نئی دہلی)،1939ء ص9119
۔نظم طباطبائی،"مجموعہ نظم" مطبوعہ مطبع اعظم(دکن)، س ن، ص106
۔حفیظ جالندھری،"شاہنامہ اسلام" ، جلد اول، مکتبہ تعمیر انسانیت(لاہور)،1985ء ص11110
۔نقوش، شخصیات نمبر، مرتبہ محمد طفیل، جلد دوئم،(لاہور)،1956ء ص1220

۔ظفر علی خان،مولانا،" بہارستان" مطبوعہ اردو اکیڈمی (پنجاب) 1937ء ص1318
۔علامہ محمد اقبال،ڈاکٹر،" کلیات اقبال" مطبوعہ شیخ غلام پبلشرز 1975ء ص14168